مولانا مجاہد الحسینی

مبلغ ختم نبوت......مولانا عبدالرحیم اشعر رحمہ اللہ

اللہ تعالیٰ نے اسلامی تہذیب وثقافت کے قدیم مرکز ملتان کی تحصیل شجاع آباد کو جہاں رسیلے آموں کے باغات کا شاداب علاقہ بنایا ہے‘ وہاں مردم خیزی اور علم وعرفان کے اعتبار سے بھی بڑا زرخیز اور روح افروز ہے‘ اس علاقے میں برصغیر پاک وہند کی نام ور اور مشہور دینی وملی شخصیت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ گزری ہے جن کی ولولہ انگیز خطابت اور جن کی علمی نکتہ آفرینی ضرب المثل تھی‘ آپ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مقرب ومحبّ خاص اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بانی امیر تھے۔ انہی کے علاقہ شجاع آباد کے نزدیک واقع موضع ’’عنایت پور‘‘ (جلال پور پیروالا) میں دوسری نام ور اور معروف شخصیت مولانا عبدالرحیم اشعر پیدا ہوئی‘ جنہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی‘ پھر ملک کی معروف دینی وعلمی درس گاہ جامعہ خیر المدارس ملتان میں فقہ، حدیث اور تفسیر کے علوم میں دسترس اور کمال سے مشرف ہوئے۔ آپ کے رفقاءِ درس میں مولانا حافظ سید عطاء المنعم (سید ابوذر بخاریؒ) مولانا محمد صدیق (موجودہ شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس) اور دیگر عظیم شخصیات شامل تھیں‘ حصول تعلیم کے بعد مولانا سید ابوذر بخاریؒ کی قائم کردہ علمی وادبی تنظیم ’’نادیۃ الادب الاسلامی‘‘ سے منسلک ہوکر علمی وادبی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ راقم الحروف چونکہ نادیہ کا سیکرٹری جنرل تھا‘ اس لیے مولانا عبدالرحیم اشعر سے اکثر ملاقات اور تبادلۂ خیال کا موقع ملتا رہتا تھا۔ پھر جب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا تو مولانا عبدالرحیم اشعر اس کے مرکزی مبلغین (مولانا لال حسین اختر اور مولانا محمد حیات‘ فاتح قادیان) کی رفاقت میں سرگرم ہوگئے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر مرحوم مولانا محمد حیات مرکزی مبلغ کے ان خاص شاگردوں میں شامل تھے‘ جنہیں قادیانی فتنے کی بابت خاصی معلومات حاصل تھیں۔ مولانا محمد حیات کی طرح مولانا عبدالرحیم اشعر بھی مرزا قادیانی کی تصانیف اور قادیانیوں کی مطبوعات کی جزئیات تک کی معلومات رکھتے تھے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر کو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کراچی میں مرکزی مبلغ مولانا لال حسین اختر کے ساتھ معاون مقرر کیا گیا۔ بعد ازاں وہ کراچی دفتر ختم نبوت کے چند سال انچارج بھی رہے‘ پھر انہیں لائل پور میں مجلس کا مبلغ مقرر کیا گیا۔ دریں اثناء مولانا حافظ حکیم عبدالمجید نابینا (فاضل جامع ڈابھیل اور فاضل الطب دہلی) کے ساتھ خصوصی تعلق خاطر قائم ہوا تو حکیم صاحب مولانا اشعر کو اپنے معاون سفر کے طور پر حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے بہرہ مند کرنے ساتھ لے گئے۔ مولانا عبدالرحیم اشعر ایک معتدل مزاج، مرنجاں مرنج، زہد وتقویٰ اور خلوص ومحبت کی مالک شخصیت تھے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک ختم نبوت کے دوران قادیانیوں کی بابت ان کے مبنی بر کفر عقائد ونظریات پر مشتمل حوالہ جات فراہم کرنے کے سلسلے میں

مولانا عبدالرحیم اشعر کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی زیر امارت جن خطباء اور مقررین نے شہرت و نام وری حاصل کی' ان میں مولانا عبدالرحمٰن میانوی، مولانا محمد شریف بہاول پوری، مولانا محمد لقمان علی پوری اور مولانا قاضی اللہ یار کے دوش بدوش مولانا عبدالرحیم اشعر بھی ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ مولانا عبدالرحیم اشعر گزشتہ چند برس سے فالج زدہ ہو کر اپنے گاؤں عنایت پور تحصیل شجاع آباد میں صاحبِ فراش تھے۔ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عدم توجہ اور لاتعلقی کے باعث بے کسی کے عالم میں ۲۲ر مئی ۲۰۰۳ء بروز جمعرات داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا عبدالرحیم اشعر جیسی ممتاز علمی و دینی شخصیت کا سانحہ ارتحال ملک و ملت کا نقصان عظیم ہے۔ ان کا داغ مفارقت صد درجہ المناک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی و علمی خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں ان کی عظیم الشان اور لائق تحسین خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں جنت الفردوس میں مقام علیّین سے نوازے اور ان کے پسماندگان اہل خانہ کو صبر و استقامت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (مطبوعہ: ''اسلام'' ملتان۔ ۱۷ر جون ۲۰۰۳ء)

طالب علموں اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے

دینی معلومات حاصل کرنے کا بہترین موقع

''فہم دین کورس''

پیر، منگل، بدھ۔ بعد نماز مغرب' ایک گھنٹہ

احرار اکیڈمی متصل جامع مسجد چیچہ وطنی

داخلہ جاری ہے

اساتذہ: حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، مولانا منظور احمد، حافظ شاہد محمود احمد

منجانب: انچارج' فہم دین کورس' دفتر مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی (ضلع ساہیوال)

فون: 0445-482253